

(الف) ذکر کی اہمیت

۱- ذکر چھوڑنا فسق کا ایک سبب ہے

ذکر الہی سے دل اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے دنیا سے انسان کا تعلق کمزور ہوتا ہے ہر قسم کی معصیت سے بچتا ہے ورنہ ذکر نہ کرنے سے فسق کی طرف مائل ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں بھی اپنے آپ سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ فاسق ہوتے ہیں۔ (حشر ۵۹: ۱۹)

۲- اس شخص کی مذمت جو ذکر سے غافل رہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذْ كُنَّا رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَصَرُّعًا وَخِيفَةً وَذُوقَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

آپ اپنے رب کی یاد کیا کرو صبح و شام اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ۔ اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔ (اعراف ۷: ۲۰۵)
اگر ایک بندہ اللہ رب العالمین کے ذکر کو ترک کر دیتا ہے تو پھر اس کا شمار غافلوں میں ہونے لگتا ہے۔

۳- ذکر، شیطان کے پھندے سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ قَالَ:

الشَّيْطَانُ جَائِعٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا سَهَا وَغَفَلَ وَسَّوَسَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ خَنَسَ

ابن عباسؓ ”الوسواس الخناس“ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں ”شیطان ابن آدم کے دل پر گھات لگائے رہتا ہے، جب وہ ذکر الہی کو بھولتا ہے یا اس سے غافل ہوتا ہے تو اسے وسوسہ ڈالتا ہے، اور جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو بھاگ جاتا ہے۔“
(تفسیر ابن کثیر: الناس: ۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَنْسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا

تحقیق کہ ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان کے ارادہ کو پختہ نہیں پایا۔ (طہ: ۱۱۵)

صرف اللہ کی یاد میں دعا ہی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ جو عہد اللہ رب العالمین نے ہم سے لیا ہے اسے بھی یاد رکھنا چاہیے اس آیت میں ہم دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں ہم نے آدم سے عہد لیا لیکن جب آدم علیہ السلام اللہ کے اس عہد سے غافل ہوئے تو فوراً شیطان نے ان کے ارادے کو کمزور کر کے اپنے پھندے میں لے لیا۔

۴- ذکر، تقویٰ کا حق ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنِ مَسْعُودٍ (اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ)

قَالَ: أَنْ يُطَاعَ فَلَا يُعْصَى وَأَنْ يُذَكَّرَ فَلَا يُنْسَى وَأَنْ يُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرُ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ”اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس کی اطاعت کی جائے، نافرمانی نہ کی جائے، اس کا ذکر کیا جائے اسے بھولا

نہ جائے اس کا شکر ادا کیا جائے، ناشکری نہ کی جائے۔

(آل عمران: ۱۰۳)

۵۔ ذکر دلوں کو اطمینان دلاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوں گے، اور جان لو کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ (رعد: ۲۸)

۶۔ اس شخص کی مذمت جو ذکر کی مٹھاس نہ پائے

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :

تَفَقَّدُوا الْحَلَاوَةَ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءٍ :

فِي الصَّلَاةِ وَفِي الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

فَإِنْ وَجَدْتُمْ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَابَ مُغْلَقٌ...

حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں ”تم مٹھاس تین چیزوں میں تلاش کرو: نماز، ذکر اور قرآن کی تلاوت میں۔ اگر تم اسے پالو (تو خوش نصیب ہو) ورنہ جان لو کہ دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔

ابن القیمؒ نے ذکر کی فضیلت کرتے ہوئے فرمایا

وَهُوَ بَابُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ الْمَفْتُوحُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يُغْلَقْهُ الْعَبْدُ بِغَفْلَتِهِ

وہ اللہ کا بلند دروازہ ہے جو اس کے بندے کے درمیان کھلا ہوتا ہے جب تک کہ بندہ خود اپنی غفلت سے اسے بند نہ کرے۔

(مدارج السالکین: ج ۲ ص ۴۴۰-۴۴۱)

۷۔ منافقین کی صفت یہ ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کم کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى

يُرَاءُؤْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا

بیشک منافقین اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ اللہ ان کو دھوکہ دے رہا ہے، اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو وہ سست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں وہ لوگوں کو دکھاتے

(نساء: ۱۴۲)

ہیں اور اللہ کا ذکر بہت کم ہی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(توبہ: ۶۷)

ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اس نے ان کو بھلا دیا، بیشک منافقین فاسق ہیں۔

اوپر کی دونوں آیتوں پر ہم غور کریں کہ کتنی سخت بات اللہ رب العالمین نے بیان کی ہے۔ اگر ہم اس کی تفسیر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ منافقین کی یہ علامت ہے کہ وہ نمازوں کو سستی سے ادا کرتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور انہی منافقوں کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ”وہ منافق کی نماز ہے

کہ بیٹھ کر سورج کے غروب ہونے کا انتظار کرتا ہے اور جب سورج شیطان کی دونوں سینگوں (یعنی غروب ہوتا ہے) کے درمیان ہوتا ہے تو اٹھتا ہے اور چار چوچیں مارتا ہے اور اللہ کا بہت ہی کم ذکر کرتا ہے۔ (صحیح مسلم: ۶۲۳) آج ہم ہماری نمازوں پر غور کریں کہ کس طرح کی ہماری نمازیں ہوتی ہیں۔ اور ہم نمازوں میں کتنا اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ رب العالمین ہمیں منافقین کے ذکر کرنے کی طرح کے ذکر سے بچائے۔ (آمین)

۸۔ ذکر عقلمندوں کی صفت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
بیشک آسمان اور زمین میں اور رات و دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں، جو کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹ کر ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب! تو نے اسے بے بنیاد نہیں پیدا کیا تو پاک ہے پس ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔
(آل عمران ۱۹۱:۱۹۰)

۹۔ نبی ﷺ کی اللہ کے ذکر پر مداومت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اللہ کے رسول ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔
(مسلم: ۳۷۳)
آج ہم کبھی کبھار جذبہ میں آتے ہیں تو اللہ کے ذکر میں پورے دن مشغول رہتے ہیں پھر دوسرے دن کا حال یہ ہوتا ہے کہ ذرہ برابر بھی ذکر نہیں کرتے۔ جبکہ ہمیں چاہیے کہ روز آ نہ کچھ نہ کچھ وقت ذکر کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسا عمل بہت زیادہ پسند ہے جس پر مداومت برتی جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”..... إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دُوِرَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ“ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال سب سے زیادہ پسند ہیں جن پر مداومت کی جائے اگرچہ وہ کم ہوں۔ (مسلم: ۷۸۲)

۱۰۔ ذکر دلوں کو روشن کرتا ہے

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِكُلِّ شَيْءٍ جَلَاءٌ وَإِنْ جَلَاءَ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہر چیز کے لئے روشنی ہوتی ہے اور بلاشبہ دلوں کو روشن کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے۔
(الوابل الصبیب: ۶۰)

۱۱۔ ذکر دلوں کی زندگی کا سبب ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا اور جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔
(بخاری: ۶۰۳۳)

علامہ ابن القیم ذکر کے متعلق فرماتے ہیں

”وَهُوَ رُوحُ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَإِذَا خَلَا الْعَمَلُ عَنِ الذِّكْرِ كَانَ كَالْجَسَدِ الَّذِي لَا رُوحَ فِيهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

وہ نیک اعمال کی روح ہے جب عمل ذکر سے خالی ہو جاتا ہے تو وہ اس جسم کی طرح ہو جاتا ہے جس میں روح نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم
(مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۴۰-۲۴۱)

ابن تیمیہؒ نے فرمایا

”الذَّكْرُ لِلْقَلْبِ مِثْلُ الْمَاءِ لِلسَّمَكِ. فَكَيْفَ يَكُونُ حَالُ السَّمَكِ إِذَا فَارَقَ الْمَاءَ؟

(الوایل الصیب: ۶۳)

ذکر دل کے لئے اس طرح ہے جس طرح مچھلی کے لئے پانی ہے، اس وقت مچھلی کا حال کیا ہوگا جب اسے پانی سے الگ کر دیا جائے؟

۱۲۔ اس شخص کی فضیلت جس سے انجانے میں کوئی غلطی ہو جائے تو وہ اللہ کو یاد کرتا ہے اور گناہوں پر

معافی مانگتا ہے

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ

(آل عمران: ۱۳۵)

وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

۱۳۔ سب سے افضل ذکر

ابن القیمؒ نے فرمایا

”وَأَفْضَلُ الذِّكْرِ وَأَنْفَعُهُ مَا وَاطَأَ فِيهِ الْقَلْبُ اللِّسَانَ. وَكَانَ مِنَ الْأَذْكَارِ النَّبَوِيَّةِ وَشَهِدَ الذَّاكِرُ مَعَانِيَهُ وَمَقَاصِدَهُ

سب سے افضل اور سب سے نفع بخش ذکر وہ ہے جس میں دل زبان کی موافقت کرے، نبوی اذکار میں سے ہو اور ذکر کرنے والا اس کے معانی و مقاصد کو سمجھنے والا ہو۔
(الوایل الصیب)

(ب) ذکر کی فضیلت

۱۔ ذکر افضل عمل ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ

(تکوین: ۲۹)

اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ (یعنی سب سے اہم عبادت ہے)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أُنبِئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ

وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ

وَحَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ

وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ

قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى

ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے مالک کے نزدیک تمہارے اعمال میں سب سے بہتر، سب سے زیادہ پاکیزہ عمل کے

بارے میں نہ بتلاؤں جو تمہارے درجات کو بلند کرتا ہے، اور تمہارے لئے سونے، چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور تم اپنے دشمنوں سے ملوان کی گردنوں کو مارو، وہ تمہاری گردنوں کو ماریں اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں؟ فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم: ابودرداء رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۲۹)

۲۔ نماز کا مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنِّى أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِى وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِى

(طہ: ۲۰)

بیشک میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں لہذا تم میری ہی عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

امام مجاہد نے فرمایا

”أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِى فِيهَا“

(تفسیر بغوی وغیرہ)

تم میرے ذکر کے لئے نماز پڑھو۔

۳۔ جو اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ اسے یاد کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاذْكُرُونِى أَذْكُرْكُمْ

(بقرہ: ۲۰۵)

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

حدیث قدسی میں ہے:

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِى بى وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِى

فَإِنْ ذَكَرَنِى فِى نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِى نَفْسِى

وَإِنْ ذَكَرَنِى فِى مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِى مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ

میں اپنے بندوں کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھے کسی گروہ میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ان سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔
(بخاری، مسلم)

۴۔ کثرت ذکر میابی کا سبب ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(انفال: ۵۴-۵۵: جمعہ: ۱۰)

تم اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ

فَأَخْبِرْنِى بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بیشک اسلام کے احکام مجھ پر زیادہ ہو گئے، لہذا آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتلائیے جسے میں لازم پکڑ لوں، فرمایا: تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر رہے۔
(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، صحیح الترغیب: ۱۳۹۱)

۵۔ اللہ کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ ذکر ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا عَمِلَ آدَمِيُّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

آدمی کا کوئی بھی عمل اسے اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے اہم نہیں۔

(احمد: معاذ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۶۳۳) (معجم الصغیر للطبرانی، صحیح الترغیب: ۱۳۹۷)

(ج) مجلسوں میں اللہ کا ذکر

۱۔ مجلسوں میں ذکر کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

جو لوگ بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں اللہ کے فرشتے انھیں ڈھانپ لیتے ہیں اللہ کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔
(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح الترغیب: ۱۵۱۰)

۲۔ ذکر کی مجلسوں کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ

إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَوْمُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ

جو لوگ بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس کے ذریعہ صرف اللہ ہی کی خوشی چاہتے ہیں اس وقت آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے تم اس حال میں کھڑے ہو رہے ہو کہ تمہاری مغفرت کر دی گئی ہے، اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی گئی ہیں۔
(احمد، ابویعلیٰ، بزار، طبرانی، صحیح الترغیب: ۱۵۰۴)

۳۔ ذکر کی مجلسیں جنت کے باغات ہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا

قَالُوا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو اس سے آسودگی حاصل کرو، لوگوں نے کہا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔
(ترمذی، صحیح الترغیب: ۱۵۱۱)

۴۔ ان مجالس کی مذمت جو ذکر سے خالی ہوں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَّقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ
جو بھی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے جس میں اللہ کا ذکر کرتی ہے نہ ہی نبی ﷺ پر درود بھیجتی ہے قیامت کے روز وہ عمل اس کے لئے باعث حسرت ہوگا اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔
(احمد، ابن حبان، حاکم، صحیح الترغیب: ۱۵۱۳)

۵۔ ان مجلسوں کی مثال جو ذکر سے خالی ہوں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ
إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جَنَفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ
جو لوگ کسی مجلس سے کھڑے ہوتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ مرے ہوئے بدبودار گدھے کی طرح کھڑے ہوتے ہیں اور وہ ان کے لئے باعث حسرت ہوگا۔
(ابوداؤد، حاکم، صحیح الترغیب: ۱۵۱۳)

۶۔ مجلسوں کا کفارہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
فَقَالَهَا فِي مَجْلِسٍ ذَكَرَ كَانَتْ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ
وَمَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسٍ لَعُوْ كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ

اگر کوئی:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
”اللہ پاک ہے تمام تعریف اسی کے لئے ہے۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری جانب رجوع ہوتا ہوں،“
ذکر کی مجلس میں کہے تو اس مہر کی طرح ہوگا جسے اس مجلس پر لگا دیا گیا ہو۔
اور جو اسے ایسی مجلس میں کہے جس میں اس نے لغو کام کیا ہو تو اس کے لئے کفارہ ہوگا۔
(نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، طبرانی، حاکم، صحیح الترغیب: ۱۵۱۹)